(182)

اَنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ⁘ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۳۸

ٹیلیفون نمبر ۹۱

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر غلام نبی

قادیان دارالامان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷	مورخہ ۴ شوال سنہ ۱۳۵۸ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق ۱۶ نومبر سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۲۶۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۶ نومبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے کے متعلق ½۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کل چلنے پھرنے کی وجہ سے پاؤں کے انگوٹھے میں نقرس کی تکلیف زیادہ ہو گئی۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا کریں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

حضرت اماں جی حرم حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کو کچھ عرصہ سے ذیابیطس کی تکلیف ہے احباب صحت کے لئے دعا کریں۔

کل صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب مالیر کوٹلہ اور صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب آئی سی۔ ایس مع بیگم صاحبہ گوڑگانواں تشریف لے گئے۔

کل بعد نماز عصر حاجی جنود اللہ صاحب ترکستانی کی ہمشیرہ کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالٰے نے شمولیت فرمائی۔ کچھ اور اصحاب بھی مدعو تھے۔

کل عشاء کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ محلہ دارالرحمت نے جلسہ منعقد کیا جس میں مختلف مضامین پر مختلف زبانوں میں تقریریں کی گئیں۔

آج بعد نماز عشاء مہمان خانہ میں مجلس ارشاد کے زیر اہتمام حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی صدارت میں فی البدیہہ تقریروں کا انعامی مقابلہ ہوا۔ جس میں ججز کے فیصلہ کے رو سے شیخ رحمت اللہ صاحب نمائندہ مجلس ارشاد اول اور مولوی محمد شریف صاحب نمائندہ جامعہ احمدیہ دوم قرار پائے۔ اس کے بعد لفٹیننٹ سیف الدین بے نے ترکی میں قادیان اور جماعت احمدیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کیا اور جناب سید زین العابدین شاہ صاحب نے اس کا مفہوم اردو میں بیان کیا۔ پھر ڈاکٹر محمد سلیم بے نے قادیان کے متعلق عربی میں اپنے تاثرات بیان کئے۔ حضرت میر محمد اسحٰق صاحب نے خلاصہ مطلب اردو میں سنایا۔ ساڑھے نو بجے شب یہ مجلس برخاست ہوئی۔ م

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص گناہ میں گرفتار ہے۔ اُس نے خدا کو ابھی تک شناخت نہیں کیا۔

"ہر ایک شخص جو کسی مذہب میں پیدا ہوتا ہے اکثر بہر حال اسی کی حمایت کرتا ہے۔ لیکن یہ طریق صحیح نہیں ہے۔ بلکہ صحیح یہ بات ہے۔ کہ جس مذہب کے رُو سے زندہ خدا کا پتہ مل سکے۔ اور بڑے بڑے نشانوں اور معجزات سے ثابت ہو۔ کہ وہی خدا ہے۔ اس مذہب کو اختیار کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اگر درحقیقت خدا موجود ہے ... تو یہ اس کا کام ہے۔ کہ بندوں پر اپنے تئیں ظاہر کرے۔ اور انسان جو محض اپنی اٹکلوں سے خیال کرتا ہے۔ کہ اس جہان کا ایک خدا ہے۔ وہ اٹکلیں سچی تسلی دینے کے لئے کافی نہیں۔ اور جیسا کہ ایک محجوب ان روپیوں پر بھروسہ کرتا ہے۔ جو اس کے صندوق میں بند ہیں۔ اور اس زمین پر جو اس کے قبضہ میں ہے۔ اور ان باغات پر جو ہمیشہ صدہا روپیہ کی آمدنی نکالتے ہیں۔ اور ان لائق بیٹوں پر جو بڑے بڑے عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اور ماہ بماہ اپنے باپ کو ہزارہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔ وہ محجوب ایسا بھروسہ خدا تعالٰے پر ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس کا کیا سبب ہے۔ یہی سبب ہے کہ اس پر حقیقی ایمان نہیں ایسا ہی ایک غافل جیسا کہ طاعون سے ڈرتا ہے اور اس گاؤں میں داخل نہیں ہوتا۔ جو طاعون سے ہلاک ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ وہ سانپ سے ڈرتا ہے۔ اور اُس سوراخ میں ہاتھ نہیں ڈالتا۔ جس میں سانپ ہو۔ یا سانپ ہونے کا گمان ہو۔ اور جیسا کہ وہ شیر سے ڈرتا ہے اور اس بن میں داخل نہیں ہوتا۔ جس میں شیر ہو۔ ایسا ہی وہ خدا سے نہیں ڈرتا۔ اور دلیری سے گناہ کرتا ہے۔ اس کا سبب یہی ہے۔ کہ وہ اگرچہ زبان سے کہتا ہے مگر دراصل خدا تعالٰے سے غافل۔ اور بہت دور ہے خدا تعالٰے پر ایمان لانا کوئی امر سہل نہیں ہے۔ بلکہ جب تک خدا تعالٰے کے کھلے کھلے نشان ظاہر نہ ہوں۔ اس وقت تک انسان سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کہ خدا بھی ہے گو تمام دنیا اپنی زبان سے کہتی ہے۔ کہ ہم خدا پر ایمان لائے۔ مگر ان کے اعمال گواہی دے رہے ہیں۔ کہ وہ ایمان نہیں لائے۔ سچا ایمان تجربہ کے بعد حاصل ہوتا ہے مثلاً جب انسان بار بار کے تجربہ سے معلوم کر لیتا ہے کہ سم الفار ایک زہر ہے۔ جو نہایت قلیل مقدار اس کی قاتل ہے۔ تو وہ سم الفار کھانے سے پرہیز کرتا ہے۔ تب اس وقت کہہ سکتے ہیں۔ کہ وہ سم الفار کے قاتل ہونے پر ایمان لایا۔ سو جو شخص کسی پہلو سے گناہ میں گرفتار ہے۔ وہ ہنوز خدا پر ایمان ہرگز نہیں لایا۔ اور نہ اس کو شناخت کیا۔" (الحکم ۱۰۔ جولائی سنہ ۱۹۰۳ء)

وصیتیں

نمبر ۵۴۶۸:- میں سلطان محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر قریباً انیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان دارالامان۔ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت میری پندرہ روپے صرف ماہوار آمدنی ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان کرتا ہوں۔

العبد:- سلطان محمد ولد چوہدری علی محمد صاحب قادیان دارالامان دفتر سپرنٹنڈنٹ ایم این سنڈیکیٹ قادیان
گواہ شد:- مرزا احمد شریف ٹھیکیدار بھٹہ قادیان بقلم خود۔
گواہ شد:- عنایت اللہ ولد چوہدری عبداللہ صاحب قادیان دارالامان

نمبر ۵۴۳۱:- میں عبد المالک میاں ولد میاں عبد الغنی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن ادجلہ نزد نزد گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی مبلغ -/۲۰۰ شلنگ ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۹ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی فقط۔ عبد المالک میاں موصی مورخہ یکم جولائی ۱۹۳۹ء۔

گواہ شد:- خاکسار (چوہدری) محمد شریف احمدی پوسٹ بکس نمبر ۵۵۲ نیروبی یکم جولائی ۱۹۳۹ء
گواہ شد:- نصر اللہ خان ملک احمدی پوسٹ بکس نمبر ۵۵۲ نیروبی یکم جولائی ۱۹۳۹ء
گواہ شد:- محمد اکرم خان غوری سکرٹری وصایا پوسٹ بکس نمبر ۲۴۲۸ نیروبی۔

نمبر ۵۴۲۱:- میں جمال الدین ولد چوہدری محمد بخش قوم ملاح پیشہ زمیندارہ عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت ماہ فروری ۱۹۳۴ء ساکن چک نمبر ۲۲/4.D ڈاکخانہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۴ جولائی ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

(۱) میری اس وقت ملکیتی جائداد کوئی نہیں۔ کیونکہ اس وقت ساڑھے بیس ایکڑ اراضی بطور عطیہ واقعہ رقبہ چک نمبر ۲۲/4.D تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری گورنمنٹ سے ملی ہوئی ہے۔ جو ہم چار بھائیوں میں بحصہ مساوی مشترک ہے۔ اس کے حقوق ملکیتی ابھی تک ہمیں حاصل نہیں۔

اور چالیس گھماؤں اراضی جدی ملکیت واقعہ رقبہ موضع ملا نوالہ تحصیل قصور ضلع لاہور جس کے ۱/۴ حصہ کا میں مالک ہوں۔ دریا برد ہو چکی ہے۔ جو برآمد ہونے پر ہماری ملکیت ہو سکتی ہے۔

(۲) لیکن میرا گذارہ کاشتکاری پر ہے جس سے مجھے اندازاً بحالت موجودہ مبلغ ایک سو پچاس (۱۵۰/-) روپے سالانہ آمد ہے۔ اس آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ بفصل ربیع اور خریف باقاعدہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔

(۳) اور میری وفات پر جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

(۴) یہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ تحریر کر دی ہے۔ تا سند رہے۔ فقط

العبد:- جمال الدین ولد چوہدری محمد بخش صاحب ساکن چک نمبر ۲۲/4.D بقلم خود ڈاکخانہ اوکاڑہ
گواہ شد:- چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان بقلم خود ۷/۴/۳۹
گواہ شد:- مولوی فتح محمد ہیڈ ماسٹر چک نمبر ۲۲ موصی ۱۹۷۴ بقلم خود

نمبر ۵۴۷۵:- میں فیض محمد ولد غلام نبی قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۳۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۱ء ساکن شاہ آباد ڈاکخانہ شاہ آباد ضلع کرنال بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷ فروری ۱۹۳۷ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گذارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو اس وقت مبلغ اکیس روپیہ (-/۲۱) ماہوار ہے۔ میں تا دم زیست اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ (۱/۱۰) داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط

العبد:- فیض محمد ولد غلام نبی بقلم خود ریکارڈ رسول ہسپتال کوئٹہ بلوچستان ۲/۷/۳۹
گواہ شد:- قاضی محمد رشید امیر جماعت احمدیہ کوئٹہ ۲/۷/۳۹
گواہ شد:- مختار احمد ایاز سکرٹری جماعت احمدیہ کوئٹہ ۲/۷/۳۹
گواہ شد:- بشیر احمد ایم۔ اے دفتر اے جی ٹی کوئٹہ بلوچستان ۲/۷/۳۹

نمبر ۵۱۱۶:- میں غلام قادر ولد محمد الدین قوم ڈھڈی پیشہ سقہ عمر ۴۴ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲/۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں صرف پندرہ روپیہ تنخواہ ماہوار لیتا ہوں۔ اور اب میں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ جو ماہوار آمد ملیگی اس کا ۱/۱۰ دسواں حصہ وصیت میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور میرے مرنے پر جو میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور صدر انجمن احمدیہ قادیان میری جائداد کے ۱/۱۰ کی مالک متصور ہوگی۔ اور میرے ورثاء کو کوئی حق نہ ہوگا کہ اس کی ادائیگی میں روک ڈالیں۔ خاکسار:- غلام قادر بقلم خود باورچی دار الصناعت قادیان ۵ جون ۳۹ء گواہ شد:- مرزا عبد الرحمن مینیجر فیکٹری قادیان گواہ شد:- محمد عبد اللہ درزی ان (۱) دفتری نیز ... ٹیلر ماسٹر دار الصناعت قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان

مستری شیر محمد صاحب جو ۳۷-۱۹۳۶ء میں اور اس سے قبل کچھ عرصہ قادیان میں دکان کرتے رہے ہیں اور اصل ساکن موضع گجو چک ضلع گوجرانوالہ کے ہیں۔ ان کا پتہ درکار ہے۔ جماعت گجو چک یا گوجرانوالہ کے جو دوست ان کو جانتے ہوں۔ ان کے مکمل پتہ سے دفتر ھذا کو مطلع فرما دیں۔ اگر مستری صاحب خود پڑھیں تو بھی اطلاع دے کر مشکور فرما دیں۔

(ناظم تجارت تحریک جدید۔ قادیان)

کراؤن بس سروس

وقت کی پابندی اور آرام زیادہ اس کا پہلا اصول ہے

پہلی سروس صبح ڈلہوزی کے لئے ۴½ بجے جو کہ کسی جگہ نہیں ٹھیرتی ہے۔ باقی سولہ سروسیں ہر گھنٹہ کے بعد۔ پٹھانکوٹ۔ ڈلہوزی۔ کانگڑہ۔ دھرم سالہ وغیرہ کو چلتی ہیں۔ گدیاں سپرنگدار۔ لاریاں بالکل نئی۔ مسافر کے لئے آرام دہ ہیں۔ وقت کی پابندی کا خاص خیال ہے۔ شمالی ہندوستان میں واحد بس سروس ہے۔ جو کہ وقت کی پابندی ہے۔ قادیان کے سفر کرنے والے احباب ہمارے نمائندہ عبد القدوس صاحب ایجنٹ اخبارات سے مزید معلومات حاصل کریں۔

منیجر کراؤن بس سروس بشمولیت ریاض آرمی ٹرانسپورٹ کمپنی پٹھانکوٹ

187

خلافت ثانیہ کی سلور جوبلی کی تقریب سعید پر

روزنامہ "الفضل" کا

سلور جوبلی نمبر

سنہ ۱۹۳۹ء دسمبر میں

شائع ہو گا

جس میں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شعراء کا کلام ہوگا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اور بعض دیگر فوٹو

بزرگان و علمائے سلسلہ کے قیمتی مضامین

مخلصین جماعت احمدیہ کو ابھی سے اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کے لئے کوشش شروع کر دینی چاہئے۔ ہر جماعت کے کارکنوں کو نہ صرف اپنی جماعت کے مردوں عورتوں اور بچوں کی تعداد کے مطابق بلکہ اس سے بھی بہت زیادہ پرچوں کی خریداری کا انتظام کرنا چاہئے۔ تاکہ نہ صرف ہر احمدی اس پرچہ سے مستفید ہو۔ بلکہ دوسروں کو بھی بطور تحفہ دیا جا سکے۔ اشتہار دینے والے اصحاب ابھی سے اشتہارات کے لئے جگہ ریزرو کروالیں۔ کیونکہ اشتہارات کے لئے بہت تھوڑے صفحات ہوں گے ؛ مینیجر الفضل قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صیغہ نشر و اشاعت کا مفید تبلیغی لٹریچر

صیغہ نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ نے جماعتوں کی تبلیغی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک عمدہ مفید تبلیغی لٹریچر اصل لاگت پر مہیا کرنیکا انتظام کیا ہوا ہے۔ اسوقت مندرجہ ذیل لٹریچر دفتر میں موجود ہے۔

(۱) ہمارا رسول حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا لیکچر لنڈن۔ اردو فی کاپی ۲ر گورمکھی ۱ر
(۲) پیغام صلح انگریزی فی کاپی ۲ر گورمکھی ۲ر
(۳) امن عالم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اردو فی کاپی ۲ر گورمکھی ۱ر ہندی ۱ر
(۴) درثمین اردو فی کاپی غیر مجلد ۱ر دو رنگی مجلد (جلد کپڑا) فی کاپی ۳ر
(۵) اسلام اور سکھ گرنتھ گورمکھی ۲ر اردو ۲ر

(۱) اپنے قریب کے ریلوے سٹیشن کا نام لکھا جائے تاخرچ میں بچت ہو۔ (۲) ڈاک خرچ بذمہ خریدار ہوگا (۳) قیمت آرڈر کے ساتھ پیشگی آنی چاہیئے۔ مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ اعلیٰ قسم کے کوٹ واسکوٹ جیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں مل سکتے آج ہی سنہ ۴۰-۱۹۳۹ء نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیویں ؛

مینیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

دوائی اٹھرا
محافظ جنین حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست۔ قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھپاکے۔ خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نورالدین رض صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے سنہ ۱۹۱۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رض اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۲ نومبر۔ آج آنریبل سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نو آبادیاتی وزراء کے ساتھ مغربی محاذ جنگ کے برٹش جنرل ہیڈ کوارٹرز میں پہنچے۔ ڈیوک آف گلوسٹر نے دیگر سرکردہ افسروں کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔ محاذ جنگ کے معائنہ کے بعد یہ پارٹی ۱۳ نومبر کو واپس لنڈن پہنچ گئی۔ وزیر نو آبادیات مسٹر ایڈن بھی آپ کے ساتھ تھے۔ واپسی پر آپ نے کہا۔ کہ محاذ کے معائنہ سے ہمیں ایسے اہم واقعات کا علم ہوا ہے۔ جن کی بنا پر ہم جرمنی کی شکست کو یقینی سمجھتے ہیں۔

دہلی ۱۳ نومبر۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق وائسرائے ہند کے جنگی فنڈ میں اس وقت تک ساٹھ لاکھ روپیہ جمع ہو چکا ہے حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک اور اپیل امداد کے لئے اہل ہند کے نام کی جانے والی ہے۔

ایمسٹرڈم ۱۳ نومبر۔ بیلجیم یا ہالینڈ کے رستہ فرانس پر جرمن حملہ کی خبریں روز بروز زیادہ پھیل رہی ہیں۔ امریکن اخبارات نے لکھا ہے کہ اگر ایسا حملہ ہوا۔ تو امریکہ کو ان ممالک کو ہٹلر کے ظلم سے بچانے کے لئے اپنی پوزیشن بدلنی پڑیگی اور نہ صرف امریکہ بلکہ کئی اور غیر جانبدار ممالک بھی جرمنی کے خلاف صف آراء ہو جائیں گے۔

برسیلز ۱۳ نومبر معلوم ہوا ہے کہ ہالینڈ اور بیلجیم کے جرمن سفراء نے اپنی حکومت کی طرف سے ان حکومتوں کو یقین دلایا ہے کہ جرمنی ان کی غیر جانبداری کا پورا پورا احترام کرے گا۔ اور ان پر حملہ کرنے کا اسے خیال تک نہیں۔

کوپن ہیگن ۱۳ نومبر۔ یہ خبر بالکل مصدقہ ہے۔ کہ ہالینڈ کی سرحد پر جرمن افواج کا اجتماع ہو رہا ہے ٹینک۔ اور ہوائی جہاز بھی کثیر تعداد میں وہاں پہنچ گئے ہیں۔ ہالینڈ کی حکومت نے سرحدی علاقوں کو پانی سے بھر دیا ہے۔ اور فوج کے بعض حصوں کو لام بندی کا حکم دیدیا ہے۔

پیرس ۱۲ نومبر سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ کل رات مغربی محاذ پر لڑائی ہوتی رہی۔ اور کئی مقامات پر حملے ہوئے۔ جرمن جہازوں نے کئی مقامات پر ناکام حملے کئے۔ فریقین کی طرف سے غیر معمولی سرگرمی کا اظہار ہوتا رہا۔

پیرس ۱۳ نومبر۔ آج سوا تین بجے بعد دوپہر پیرس پر فضائی خطرہ کا الارم دیا گیا۔ لیکن ایک گھنٹہ کے بعد ہی خطرہ دور ہونے کا سگنل کر دیا گیا۔ مشرق کی طرف سے جرمنی کے تین ہوائی جہاز پیرس پر حملہ آور ہوئے۔ لیکن طیارہ شکن توپوں کی گولہ باری کی تاب نہ رکھتے ہوئے بیلجیم پر سے پرواز کرتے ہوئے واپس چلے گئے

لاہور ۱۳ نومبر۔ حصار کے علاقہ میں قحط زدہ لوگوں کو کام مہیا کرنے اور امدادی تدابیر کے حلقہ کو وسیع کرنے کے لئے حکومت پنجاب نے مزید تین لاکھ روپیہ منظور کیا ہے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ پنجاب میں خریف ۳۸ء اور ربیع ۳۹ء کے آبپاشی رقبوں میں خرابہ کے معمولی قواعد کے ماتحت اور فصلوں کو نقصان پہنچنے کی وجہ سے جو معافیاں دی گئی ہیں۔ ان کی مجموعی تعداد ۱۲۲۴۷۴ ہے۔

ویٹکن ۱۳ نومبر۔ پوپ نے آج ہٹلر کو ایک پیغام بھیجا ہے جس میں حادثہ بم سے اس کے بچ جانے پر اظہار اطمینان کیا ہے۔

دہلی ۱۲ نومبر۔ مسٹر جیمز ایڈیسن جج ہائیکورٹ کے ریٹائر ہونے پر ملک معظم نے مسٹر سیل آئی۔ سی۔ ایس بیرسٹر کو لاہور ہائیکورٹ کا جج مقرر کیا ہے۔

لنڈن ۱۳ نومبر۔ ڈاکٹروں نے آج مسٹر چیمبرلین وزیر اعظم کے معائنہ کے بعد اعلان کیا ہے کہ اب آپ کی صحت اچھی ہے۔

کلکتہ ۱۲ نومبر۔ آج شام شہر پر ہوائی حملہ کے خطرہ کا الارم دیا گیا۔ کیونکہ بیس میل کے فاصلہ پر ایک ہوائی جہاز پرواز کرتا ہوا ممنوعہ رقبہ کی طرف آرہا تھا۔ جہاز دراصل اپنا ہی تھا۔ مگر شناخت نہ کیا جا سکا۔

پٹنہ ۱۳ نومبر۔ ٹاٹا آئرن اینڈ سٹیل ورکس کے رقبہ کو گورنر بہار نے ایک آرڈیننس کے رو سے محفوظ رقبہ قرار دیدیا ہے۔

لاہور ۱۳ نومبر۔ شوگر ملز کمپنی لمیٹڈ کے سکرٹری نے اعلان کیا ہے۔ کہ یو۔ پی گورنمنٹ نے گنے کے جو نرخ مقرر کئے ہیں ان کے خلاف بطور پروٹسٹ بہت سے کارخانہ داروں نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ اس سال کھانڈ تیار نہ کی جائے۔ اگر ستر فیصدی کارخانے بند ہو گئے۔ تو کام اس وقت تک شروع نہیں ہو سکیگا جب تک کہ نرخ بحال نہ کئے جائیں۔

الہ آباد ۱۳ نومبر۔ یو پی گورنمنٹ نے سرکاری طور پر اس خبر کی تردید کی ہے کہ وہ برطانیہ کے جنگی فنڈ میں ۶۰ لاکھ روپیہ دے گی۔ اور کہ اس لئے مختلف محکموں کے اعلیٰ افسروں کو ہدایت کی گئی ہے کہ اخراجات میں تخفیف کر کے اس غرض کے لئے رقم بچانے کی کوشش کریں

جموں ۱۲ نومبر۔ ریاست کی گورنمنٹ نے اخروٹ کی لکڑی کی کشمیر سے برآمد ممنوع قرار دیدی ہے۔

کپورتھلہ ۱۳ نومبر۔ مہاراجہ صاحب نے ایک اعلان کے ذریعہ اپنے ولی عہد کے اختیارات بڑھا دیئے ہیں۔ آئندہ وزیر اعظم تمام اہم معاملات میں ولی عہد سے مشورہ کیا کرے گا۔ البتہ آخری فیصلہ کے لئے کاغذات مہاراجہ صاحب کے پیش ہوا کریں گے۔

میانوالی ۱۳ نومبر۔ مقامی مجلس احرار کے لیڈر کو ڈیفنس آف انڈیا آرڈیننس کے ماتحت اڑھائی سال قید بامشقت کی سزا کا حکم ہوا ہے۔

قاہرہ ۱۲ نومبر۔ ترکی اور عراق کی حکومتوں نے معاہدہ کیا ہے کہ دونوں ممالک کو ریلوے لائن کے ذریعہ ملا دیا جائے اگر کسی وقت ٹریفک کے لئے بند کر دیا گیا۔ تو ہندوستان و انگلستان کے مابین آمد و رفت کا یہی رستہ رہ جائے گا۔

پیرس ۱۳ نومبر۔ آنریبل سر ظفر اللہ خان اور پارٹی نے مغربی محاذ کو جاتے ہوئے فرانسیسی فوجی قبرستان پر پھول چڑھائے۔ آپ نے برطانیہ کے فضائی دستوں کا بھی معائنہ کیا۔

پیرس ۱۳ نومبر۔ آج فرانس کے وزیر اعظم نے سر ظفر اللہ خان صاحب اور دیگر نو آبادیاتی نمائندگان کا استقبال کیا

گوجرہ ۱۲ نومبر۔ گندم ڈوڑہ ۲/۱۳/۳
نمبر ۵۹۱ ۲/۱۵/- لونگ -/۸/۴ کپاس
دیسی -/۱۲/۶ گھی -/۲/۴۱ گڑ -/-/۶
سے -/۷/۶ شکر -/۱۰/۷ ستے -/۴/۸ تک
لائلپوری شہد خالص -/-/۲۳ مونگ پھلی
-/۷/۴ بنولہ دیسی خالص ۶/۳ ۲/ باجرہ
-/۱۰/۲ کپاس دیسی -/۵/۶ کپاس نرما
-/۱۳/۷

برلن ۱۲ نومبر۔ جرمن میں باورچیوں کے نئے ٹریننگ سکول جابجا کھولے گئے ہیں۔ جہاں انہیں موجودہ حالات کے مناسب کھانے تیار کرنے کی تعلیم دی جاتی ہے۔ آلو کے چھلکوں سے شوربا اور کیک تیار کرنے سکھاتے ہیں۔

چنبہ ۱۲ نومبر۔ ریاست ہائے پنجاب کے ریذیڈنٹ صاحب یہاں آئے۔ پبلک نے پرامن طریق پر ان کا استقبال کیا۔ اور اپنے مطالبات پیش کئے۔ اور کہا۔ کہ لوگوں کی شکایات کی تحقیقات کے لئے ایک غیر سرکاری کمیشن مقرر کیا جائے۔ پرامن مظاہروں کا ریذیڈنٹ صاحب پر بہت اچھا اثر ہوا۔

پشاور ۱۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ملک خدا بخش صاحب سپیکر سرحد اسمبلی کو وزیر اعظم بنا کر بعض ممبر ایک وزارت قائم کرنا چاہتے تھے۔ مگر ملک صاحب نے اس تجویز سے اتفاق نہیں کیا۔

برسلز ۱۳ نومبر۔ بیلجیم میں مقیم برطانوی باشندوں کو ہدایت کی گئی ہے کہ جو لوگ اپنے

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قادیان میں جماعت احمدیہ کی عید الفطر کی تقریب

قادیان ۱۴ نومبر ۱۹۳۹ء۔ کل ۱۰ بجے سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بذریعہ کار عیدگاہ میں تشریف لائے۔ اور حسب معمول کئی ہزار مردوں عورتوں اور بچوں کے اجتماع کو نماز عید پڑھائی۔ نماز کے بعد حضور نے پاؤں کی تکلیف کی وجہ سے منبر پر بیٹھ کر جو محراب کے پاس رکھا تھا سوا گیارہ بجے تک خطبہ پڑھا اس کے بعد تمام مجمع سمیت دعا فرمائی۔ اور پونے بارہ بجے تک خدام کو شرف مصافحہ بخشا۔ اور پیدل واپس تشریف لائے۔

قادیان کے علاوہ حسب دستور سابق مضافات قادیان کے احمدی اصحاب بھی نماز عید میں شامل ہوئے۔ اور بعض دور کے مقامات مثلاً لاہور۔ امرتسر گورداسپور۔ منٹگمری وغیرہ کے اصحاب بھی آئے ہوئے تھے۔

چونکہ خدا تعالےٰ کے فضل سے نماز عید میں مجمع کئی سالوں سے بہت بڑھ گیا ہے۔ اور ہر سال اس میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس لئے گزشتہ سالوں میں حضور کی آواز سب تک پہونچانے کا یہ انتظام کیا جاتا تھا۔ کہ مختلف اطراف میں چند اصحاب کو کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ جو باری باری حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے فقرات دوہرا کر کے سامعین تک پہونچاتے۔ ایک حد تک یہ بھی کامیاب طریق تھا۔ لیکن اس طرح ایک تو حضور کو بہت دیر تک خطبہ پڑھنا پڑتا تھا۔ دوسرے تمام مجمع تک پوری طرح آواز نہ پہونچائی جا سکتی تھی۔ اور لاؤڈ سپیکر اس لئے نہ لگایا جا سکتا تھا کہ عیدگاہ کے قریب بجلی کی رو نہ تھی۔ ان حالات میں اب کے نظارت تعلیم و تربیت نے الیکٹرک جنریٹر (بجلی پیدا کرنے والی مشین) لگا کر لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا۔ جو خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہا۔ اور باوجودیکہ آٹھ نو ہزار مردوں عورتوں اور بچوں کا اجتماع بہت دور تک پھیلا ہوا تھا۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ نہ صرف نماز کے وقت تکبیریں کہتے وقت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی آواز تمام مجمع میں سنی گئی بلکہ نماز کے بعد خطبہ بھی اچھی طرح سنا گیا۔ مردوں کی صفیں شمال میں بوہڑ کے درخت تک اور مشرق میں چھپڑ تک پھیلی ہوئی تھیں۔ عورتوں کے لئے مردوں کے جنوب میں احاطہ کر کے پردہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ مگر عورتوں کی تعداد کے مقابلہ میں یہ انتظام ناکافی ثابت ہوا۔ اور مزید براں ان کے لئے بہت تکلیف دہ بات یہ تھی۔ کہ عورتوں کے لئے اس احاطہ میں داخل ہونے کا صرف ایک راستہ تھا امید ہے کہ آئندہ جہاں مستورات کے لئے وسیع باپردہ احاطہ بنایا جائے گا۔ وہاں آنے جانے کے راستے بھی زیادہ رکھے جایا کریں گے۔

حسب معمول امسال بھی شام کو نظارت ضیافت کی طرف سے دعوت طعام کا انتظام کیا گیا۔ جس میں تمام مقامی صحابہ کرام جن کی تعداد پونے چار صد کے قریب تھی مدعو تھے۔ اور یہ امر ان کی مرضی پر چھوڑا گیا تھا۔ کہ وہ ٹکٹ کی قیمت تین آنے ادا کریں یا نہ کریں۔ ان کے علاوہ ان اصحاب کو شریک دعوت کیا گیا۔ جنہوں نے تین آنے دے کر ٹکٹ حاصل کیا۔ یہ کل تعداد ساڑھے چار صد کے قریب تھی۔ کھانا مدرسہ احمدیہ کے صحن میں کھلایا گیا اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ آٹھ بجے شب دعا کے ساتھ یہ تقریب ختم ہوئی۔

عید الفطر کی خوشی میں مرکزی دفاتر اور سکولوں میں دو دن چھٹی منائی گئی۔ لڑکوں نے کھیلوں کے میچ کئے اور جلسے منعقد کر کے مختلف مضامین پر تقریریں کی گئیں۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

تحریک جدید کے سلسلہ میں سات روزوں کے متعلق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۲۰ اکتوبر ۱۹۳۹ء کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے جو خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اور جو ۲۸ اکتوبر کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اس میں حضور نے فرمایا تھا کہ میں ہر سال تحریک جدید کے سلسلہ میں جو سات روزے رکھوایا کرتا ہوں۔ وہ اس سال ماہ شوال میں رکھے جائیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی شوال میں روزے رکھا کرتے تھے۔ اس لئے اس طرح ایک تو اس سنت پر عمل ہو جائے گا۔ اور دوسرے ہمارا اپنا طریق بھی پورا ہو جائے گا۔ عید کے بعد پیر یا جمعرات جو بھی پہلے آئے۔ اس سے شروع کر کے ہر پیر اور جمعرات کو روزے رکھے جائیں۔ تا آنکہ سات پورے ہوں۔ ان روزوں کے دنوں میں اپنے اپنے رشتہ داروں سلسلہ اور اسلام کے لئے دعائیں کی جائیں۔ نیز یہ بھی دعا کی جائے۔ کہ اللہ تعالےٰ تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ قربانی کی توفیق احباب جماعت کو عطا کرے۔ تا اسلام کی تمام دنیا میں اشاعت کے لئے مستقل فنڈ قائم ہو سکے۔ اور مجاہدین کی ایک جماعت بھی قائم ہو جائے۔ یہ تحریک کا چھٹا سال ہے۔ اور اس طرح وہ چوٹی پر پہونچکر نیچے اتر رہی ہے۔ اور یہ دن زیادہ قربانی کے دن ہیں چونکہ رمضان کے بعد پہلی جمعرات ۱۶ نومبر کو ہوگی۔ اس لئے حضور کے ارشاد کے ماتحت پہلا روزہ ۱۶ نومبر کو رکھنا چاہیئے۔ اور دوسرا ۲۰ نومبر کو پیر کے دن۔ اور خوب دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس سلسلہ میں یہ بتا دینا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ تحریک جدید سال پنجم کا وعدہ پورا کرنے کی آخری تاریخ ۳۰ نومبر ہے۔ اس لئے جن اصحاب نے ابھی تک اپنا چندہ ارسال نہیں بھیجا وہ جلد سے جلد بھیجدیں۔

"الفضل" کے خریداروں کو ایک خاص تحفہ

۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک سال بھر کے خریدار بننے والے اصحاب

کو

شاندار "جوبلی نمبر" مفت

احباب کرام یہ سنکر خوش ہونگے۔ کہ ان دوستوں کو جو ۱۰ دسمبر ۱۹۳۹ء تک "الفضل" کی سالانہ قیمت (پندرہ روپے) یکمشت ادا کر کے خریدار بنیں گے۔ انہیں دسمبر ۱۹۳۹ء میں شائع ہونے والا "خلافت جوبلی نمبر" مفت دیا جائیگا۔ "الفضل" کا خلافت جوبلی نمبر قریباً ایک سو صفحہ کا انشاء اللہ نہایت شاندار پرچہ ہوگا۔ جس میں بزرگان سلسلہ اور اہل قلم اصحاب کے بلند پایہ مضامین اور کئی ایک فوٹو ہونگے۔ جو دوست وہ نمبر مفت حاصل کرنا چاہتے ہوں وہ آج ہی پندرہ روپیہ ارسال کر کے الفضل کے سال بھر کے خریدار بن جائیں۔

خاکسار منیجر الفضل

183

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۴ شوال ۱۳۵۸ھ

عید کے ایام میں مجالسِ خوشی منعقد کرنا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ تعالےٰ نے امتِ محمدیہ کو افراط و تفریط سے محفوظ۔ اور حدِّ اعتدال پر قائم ہونے والی جماعت بنایا تھا۔ اور غرض یہ بیان فرمائی تھی۔ لتکونوا شھداء علی الناس ویکون الرسول علیکم شھیدا (بقرہ) کہ تا امتِ محمدیہ لوگوں کے لئے عمدہ نمونہ قائم کرے۔ اور رسول امتِ محمدیہ کے لئے نمونہ ہو۔ مگر اَلْاِنْسَانُ حرِیصٌ علےٰ ما مُنِعَ منہ کے مطابق مسلمان بھی پہلی قوموں کی طرح افراط و تفریط میں پڑ گئے۔ اور حسب پیشگوئی پہلے لوگوں کے سے کام کرنے لگے۔ تب خدا نے اپنی سنّتِ مستمرّہ کے ماتحت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا۔ آپ نے دین کو زندہ کیا۔ اور شریعتِ اسلام کو از سرِ نو قائم فرمایا۔

عید کے ایام میں جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ثابت ہے مجالسِ خوشی قائم کرنا نہ صرف جائز ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پسندیدہ امور میں سے ہے۔ لیکن عجیب بات ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں میں سے بہت سے لوگ جہاں کئی قسم کی ناجائز رسوم۔ اور بدعات میں مبتلا ہیں۔ اور افراط کی راہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ وہاں اکثر لوگ جائز امور کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اور تفریط کی راہ پر گامزن ہیں۔ چنانچہ عید جس کے علاوہ دیگر معانی کے ایک یہ معنی بھی ہیں کہ وہ ہر سال نئی خوشی لے کر لوٹتی ہے اس کے لئے کوئی سامان نہیں کرتے۔ حالانکہ جب خدا اور رسول نے عید کے دن مقرر کئے ہیں۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے نمونہ بن کر دکھایا ہے تو پھر عید کے موقعہ پر خوشی کے سامان بھی کرنے چاہئیں۔ حدیث میں آیا ہے انما الاعمال بالنیات۔ کہ تمام اعمال کا دار و مدار اور انحصار نیت پر ہے۔ پس اگر اس نیت سے عید کے دن خوشی کی مجالس قائم کی جائیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو پسند تھیں۔ تو اس میں ثواب کا پہلو بھی ہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کے واقعات بتاتے ہیں۔ کہ عید کے ایام میں مجلس قائم کرنا اور گانا سننا جائز امور میں سے ہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔ کہ حضرت عایشہ رضؓ کے گھر حمامۃ اور ایک اور لڑکی دف بجا کر گاتی تھیں۔ اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم بھی تمام جسم پر ایک کپڑا اوڑھے تشریف فرما تھے۔ اسی اثنا میں حضرت ابو بکر رضؓ آئے۔ اور ان لڑکیوں کو گانے سے روکا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنا روئے مبارک ننگا کیا۔ اور فرمایا۔ دعھما یا ابا بکر انّھا ایام عید اے ابو بکر رضؓ۔ یہ عید کے دن ہیں۔ انہیں گانے دیں۔

دوسری حدیث میں آیا ہے۔ کہ عید کے دن حبشی آ کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھیلنے لگے۔ حضرت عایشہ رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا۔ میں گئی۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کندھے کے اوپر سے کھیل دیکھنے لگی۔ فما زِلتُ انظر الیھم حتیٰ کنت انا الذی انصرفت (نسائی جلد ۱ صفحہ ۲۳۶) پس میں ان حبشیوں کو دیکھتی رہی۔ یہاں تک کہ میں نے خود اپنی مرضی سے دیکھنا ترک کیا۔

ان احادیث سے ثابت ہے۔ کہ عید کے دنوں میں خوشی کی مجلس قائم کرنا جائز ہے۔ خود رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ایسی مجلس میں شریک ہوئے۔ اور ایسی مجلس کے روکنے والے کو آپ نے خود روکا۔ نیز ثابت ہے کہ ایسی مجلس میں لوگوں کو دعوت دی جا سکتی ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عایشہ رضؓ کو خود بلا کر حبشیوں کا کھیل دکھایا۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی ایسی مجلس میں برعایت پردہ شریک ہو سکتی ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔ "میرے خیال میں اگر کوئی شخص خدا تعالےٰ کے فضل پر سال بھر تک گاتا رہے۔ تو وہ سال بھر ماتم کرنے والے سے اچھا ہے۔ جو امور قال اللہ اور قال الرسول کے خلاف ہوں یا ان میں شرک یا ریا ہو۔ اور ان میں اپنی شیخی دکھائی جائے۔ وہ امور اثم میں داخل ہیں۔ اور منع ہیں"۔ (الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

ایک مرتبہ حضور کی مجلس میں ذکر آیا۔ کہ بعض لوگ راگ سنتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ اس طرح بزرگانِ دین پر بدظنی کرنا اچھا نہیں حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے۔ حدیث سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بھی اشعار سنے تھے۔ نیز لکھا ہے۔ کہ حضرت عمر رضؓ کے زمانہ میں ایک صحابی مسجد کے اندر شعر پڑھتا تھا۔ حضرت عمر رضؓ نے اس کو منع کیا۔ اس نے جواب دیا۔ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مسجد میں شعر پڑھا کرتا تھا۔ یہ سنکر حضرت امیر المومنین رضؓ خاموش ہو گئے۔ اور فرمایا۔ کہ قرآن شریف کو بھی خوش الحانی سے پڑھنا چاہیئے۔ اور اس کے متعلق اس قدر تاکید ہے۔ کہ جو شخص قرآن شریف کو خوش الحانی سے نہیں پڑھتا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ وہ ہم میں سے نہیں ہے اور خود اس میں ایک اثر ہے۔ عمدہ تقریر خوش الحانی سے کی جاتے۔ تو اس کا اثر ہوتا ہے۔ وہی تقریر ژولیدہ زبان سے کی جائے۔ تو اس میں کوئی اثر نہ ہوگا۔ جس شے میں خدا نے تاثیر رکھی ہے۔ اور اس کو اسلام کی طرف کھینچنے کا آلہ بنایا جائے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ حضرت داؤد کی زبور گیتوں میں تھی۔ جس کے متعلق کہا گیا ہے۔ کہ جب حضرت داؤد علیہ السلام خدا کی مناجات کرتے تھے۔ تو پہاڑ بھی اس کے ساتھ روتے تھے۔ اور پرندے بھی اس کے ساتھ تسبیح کرتے تھے"۔ (البدر ۱۷۔ نومبر ۱۹۰۵ء)

اس مسئلہ کے بیان کرنے کی یہ ضرورت ہے۔ کہ بعض اوقات انسان عدمِ علم کی صورت میں بعض جائز امور سے بھی رُکا رہتا ہے۔ جیسا کہ آیت عَلِمَ اللہُ انّکم کنتم تختانون انفسکمْ (بقرہ) سے معلوم ہوتا ہے۔ اور چونکہ وہ امر فطرتِ انسانی اور شریعت کے خلاف ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ سوائے خدا کے خاص بندوں کے عوام خدا کی قائم کردہ حدود کا بھی خیال نہیں کرتے۔ اور منہیات کا ارتکاب شروع کر دیتے ہیں۔ اور شریعت کا منشا یہ ہے۔ کہ انسان کو ایک دائرہ کے اندر رکھا جائے۔

پس جس حد تک شریعت نے کسی بات کو جائز رکھا ہے۔ اس کا لحاظ رکھتے ہوئے اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اور خوشی کی مجالس اسلام کی تعلیم۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے ماتحت اس عمدگی کے ساتھ قائم کرنی چاہئیں۔ کہ دوسروں کے لئے نمونہ ہوں۔ اور ان میں کوئی بات شریعت کے احکام۔ اور اعلےٰ اخلاق کے خلاف نہ ہو۔

خاکسار۔ قمر الدین ۔ قادیان۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کتاب "شان مصلح موعود" پر ایک نظر

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نوسالہ میعاد کو بشیر اول پر کبھی چسپاں نہیں فرمایا

(۱۲)

نوسالہ میعاد اور بشیر اول

گزشتہ مضمون میں مَیں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہارات سے ثابت کیا ہے کہ مصلح موعود کے متعلق نوسالہ میعاد والے الہام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس فرزند صالح پر چسپاں کیا ہے۔ جس کی برکتیں اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے الہام کے مطابق تمام روئے زمین پر پھیلنے والی تھیں۔ اور جسے آپ نے اپنی دعا کی قبولیت کا ایک بڑا نشان قرار دیا تھا۔ مگر مصری صاحب اس علامت کا بشیر اول کو مصداق قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"اس کی (بشیر اول کی) وفات کے بعد حضور نے کبھی پھر اس میعاد کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ مصلح موعود کا ذکر حضور کی کتب میں متعدد بار آیا ہے۔ لیکن ایک دفعہ بھی حضور نے نہیں فرمایا۔ کہ مصلح موعود کے لئے نو سال کی میعاد مقرر ہے۔ اور وہ اس میعاد میں ضرور پیدا ہوگا۔"

(شان مصلح موعود صفحہ ۲۱۵)

اس کے متعلق عرض ہے کہ یا تو مصری صاحب نے بدقسمتی سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کو بنظر غائر پڑھا ہی نہیں۔ یا انہوں نے دانستہ حق پوشی سے کام لیا ہے۔ ورنہ اگر وہ بامعان نظر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ان تحریرات کو پڑھتے جو حضور نے بشیر اول کی وفات کے بعد شائع کیں۔ تو ایسا لکھنے کی کبھی جرأت نہ کرتے۔ کہ بشیر اول کی وفات کے بعد حضور نے کبھی اس میعاد کا ذکر نہیں کیا۔ اب میں ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایسی تحریر کا حوالہ پیش کرتا ہوں۔ جو لکھی بھی آپ نے بشیر اول کی وفات کے بعد ہے۔ اور اس میں نوسالہ میعاد کا بھی صاف ذکر ہے۔ اس سے احباب اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ مصری صاحب کی کتاب شان مصلح موعود کی حیثیت کیا ہے۔ دیکھئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سبز اشتہار میں جو بشیر اول کی وفات کے بعد لکھا گیا تحریر فرماتے ہیں۔

"اب ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات و اخبارات میں طنز سے یہ لکھتے ہیں۔ کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷ اگست ۱۸۸۷ء میں یہ ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ وہ صاحب شکوہ و عظمت اور دولت ہوگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ بلکہ بعضوں نے اپنی طرف سے افترا کر کے یہ بھی اپنے اشتہار میں لکھا۔ کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا۔ کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہوگا۔ لیکن ناظرین پر منکشف ہو کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے بڑا دھوکا کھایا یا دھوکا دینا چاہا ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے۔ کہ ماہ اگست ۱۸۸۷ء جو پسر متوفی کی پیدائش کا مہینہ ہے جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں۔ جن کا لیکھرام پشاوری نے وجہ ثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے۔ ان میں سے کوئی شخص ایک حرف بھی پیش نہیں کر سکتا۔ جس میں یہ دعوے کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا۔ جو فوت ہو گیا ہے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ بشیر اول کی وفات پر مخالفین نے بے جا شور و شر کیا۔ اور لیکھرام پشاوری معترض ہوا۔ کہ مصلح موعود والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔

پنڈت لیکھرام کا اعتراض

مندرجہ بالا عبارت پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک حاشیہ دیا ہے۔ اس میں حضور لیکھرام کی خیانت کو ظاہر کرنے کے لئے فرماتے ہیں۔

"یہ مفتری لیکھرام پشاوری ہے۔ جس نے تینوں اشتہارات مندرجہ متن اپنے اثبات دعوے کی غرض سے اپنے اشتہار میں پیش کئے ہیں۔ اور سراسر خیانتوں سے کام لیا۔ مثلاً وہ اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کا ذکر کر کے اس کی یہ عبارت اپنے اشتہار میں لکھتا ہے۔ کہ اس عاجز پر اس قدر کھل گیا۔ کہ لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے۔ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کر سکتا۔ لیکن اس عبارت کا اگلا فقرہ یعنی یہ فقرہ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا۔ کیونکہ یہ اس کے مدعا کو مضر تھا۔ اور اس کے خیال فاسد کو جڑھ سے کاٹتا تھا۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ بالا تحریر سے ظاہر ہے۔ کہ نوسالہ میعاد جس لڑکے کی پیدائش کے متعلق خدا تعالےٰ کی طرف سے مقرر تھی۔ وہ یقیناً حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک مصلح موعود تھا۔ غور کیجئے لیکھرام پشاوری کا اعتراض یہی ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے ایک لڑکے کے مصلح موعود اور عمر پانے والا ہونے کے متعلق پیشگوئی کی تھی۔ سو اس کے بعد بشیر اول پیدا ہو کر فوت ہو گیا۔ اور آپ کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکھرام کی خیانت ظاہر کرنے کے لئے لکھتے ہیں۔ اس نے اشتہار ۸ اپریل سے ایک لڑکا پیدا ہونے کی خبر کا تو اپنے اعتراض والی تحریر میں ذکر کیا۔ لیکن اگلا فقرہ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے۔ یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ اس فقرہ کو اس نے حذف کر دیا۔ کیونکہ یہ اس کے مدعا کو مضر تھا۔ اور اس کے خیال فاسد کو جڑ سے کاٹتا تھا۔

اب یہ فقرہ لیکھرام کے خیال اور اعتراض کو جڑ سے اسی صورت میں کاٹ سکتا ہے۔ جبکہ اس فقرہ میں وہی لڑکا مصلح موعود سمجھا جائے۔ اور اس کے لئے نوسالہ میعاد تسلیم کی جائے کیونکہ اس کا اعتراض یہ تھا کہ مصلح موعود ہونے والا لڑکا فوت ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسے جواب دیتے ہیں کہ اس اعتراض میں تمہاری خیانت ہے۔ میری تحریر میں تو لکھا ہے۔ کہ ایسا لڑکا نو سال کے اندر پیدا ہوگا۔ اور اس تحریر میں یہ واضح طور پر لکھ دیا گیا۔ کہ آپ پر خدا کی طرف سے یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو لڑکا اب پیدا ہوگا یہی مصلح موعود ہوگا۔ یا وہ لڑکا مصلح موعود کسی اور وقت میں ۹ سال کے اندر پیدا ہوگا۔

پس دیکھ لیجئے نوسالہ میعاد کا ذکر پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بشیر اول کی وفات کے بعد کر دیا۔ اگر بشیر اول کی وفات پر لیکھرام پشاوری کے اعتراض کا جواب دینے کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ۹ سالہ میعاد والی پیشگوئی کو بشیر اول کے متعلق ہی سمجھتے تو صاف لکھ دیتے۔ کہ پہلے میرا یہ خیال تھا۔ کہ یہ میعاد ۹ سالہ مصلح موعود کے لئے ہی ہے۔

لیکن اب بشیر اوّل کی وفات کے بعد یہ امر مجھ پر کھل گیا ہے۔ کہ یہ میعاد خدا تعالیٰ کی طرف سے محض بشیر اول کے لئے تھی۔ لیکن بجائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسا فرماتے۔ آپ نے لیکھرام کی خیانت ظاہر کرتے ہوئے اشتہار ۸ اپریل سے پھر وُہ ۹ سالہ میعاد کی پیشگوئی نقل فرما دی۔ اور لیکھرام کی خیانت کو یوں واضح کر دیا۔ کہ اشتہار ۸ اپریل میں جس لڑکے کے متعلق خبر دی گئی ہے۔ اسے ہرگز مصلح موعود قرار نہیں دیا گیا۔ کیونکہ اس کے متعلق وہاں ہی لکھدیا گیا ہے۔ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ جو اب پیدا ہوگا یہ وُہی لڑکا ہے۔ یا وُہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔ گویا حضرت اقدس اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء سے وُہ ۹ سالہ میعاد والی پیشگوئی جو مصلح موعود کے لئے ہے۔ نقل کرکے اب دوبارہ قارئین سبز اشتہار کے ذہن نشین کرنا چاہتے ہیں کہ مصلح موعود کے لئے نو سالہ میعاد مقرر ہے۔ لہٰذا اگر کوئی لڑکا ۹ سال کے اندر پیدا ہو کر فوت بھی ہو جائے۔ تو مجھ پر کوئی اعتراض نہیں پڑ سکتا۔ کیونکہ ایسا بچہ جو مصلح موعود اور عمر پانے والا ہو۔ کسی اور وقت میں ۹ برس کے اندر پیدا ہو جائے گا کیونکہ ۹ سالہ میعاد ابھی ختم نہیں ہوئی۔ اب دیکھ لیجئے۔ ۹ سالہ میعاد کا صاف ذکر بشیر اول کی وفات کے بعد سبز اشتہار میں موجود ہے۔ جس کے بشیر اول کی وفات سے بعد کی تحریروں میں موجود ہونے سے مصری صاحب نے انکار کر دیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحدی

پھر اسی بشیر اول کے ذکر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام یہ لکھتے ہوئے۔ کہ اگر پیشگوئیوں میں کوئی اجتہادی غلطی ہو جائے۔ تو وہ محل نکتہ چینی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اولوالعزم نبیوں اور رسولوں کو بھی اپنے مکاشفات اور پیشگوئیوں کی تشخیص و تعیین میں ایسی ہلکی ہلکی غلطیاں پیش آتی رہی ہیں۔ سبز اشتہار میں ہی تحریر فرماتے ہیں:۔

"مگر اس عاجز کی کسی پیشگوئی میں کوئی الہامی غلطی نہیں۔ الہام نے پیش از وقوع دو لڑکوں کا پیدا ہونا ظاہر کیا۔ اور بیان کیا کہ بعض لڑکے کم عمری میں فوت بھی ہونگے۔ دیکھو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء و اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء سو مطابق پہلی پیشگوئی کے ایک لڑکا پیدا ہو گیا۔ اور فوت بھی ہو گیا۔ اور دوسرا لڑکا جس کی نسبت الہام نے بیان کیا۔ کہ دوسرا بشیر دیا جائے گا۔ جس کا دوسرا نام محمود ہے۔ وُہ اگرچہ اب تک جو یکم دسمبر ۱۸۸۸ء ہے۔ پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔ نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے۔ اور احمق اس کی پاک باتوں پر ٹھٹھا لگاتا ہے۔ کیونکہ آخری دن اس کی نظر سے پوشیدہ اور انجام کار اس کی آنکھوں سے چھپا ہے۔"

میرا مقصد اس حوالہ کے پیش کرنے سے یہ ہے۔ کہ اس آخری عبارت میں بشیر اول اور مصلح موعود دو لڑکوں کے متعلق ہی پیشگوئی کا ذکر ہے۔ کیونکہ یہی دو لڑکے اس سے قبل سبز اشتہار میں زیر بحث چلے آرہے ہیں۔ بشیر اول کی وفات پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لیکھرام کا یہ اعتراض رد کرتے ہوئے کہ مصلح موعود والی پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ لڑکا جلد فوت ہو گیا۔ حالانکہ مصلح موعود عمر پانے والا ہونا چاہیئے تھا۔ لیکھرام کی خیانت کو واضح کرتے ہیں۔ کہ اس نے عمداً اشتہار کا وُہ حصہ چھپایا ہے۔ جس میں مصلح موعود کے لئے ۹ سالہ میعاد مقرر ہے۔ اور جہاں کہ صاف لکھا گیا ہے۔ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا۔ کہ یہ وُہی لڑکا ہے۔ یا وُہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا۔

الہام میں دو لڑکوں کی پیشگوئی

لیکھرام کی خیانت یوں واضح کرتے ہوئے آگے بحث کے ذیل میں آپ فرماتے ہیں۔ کہ اگر ہم نے کسی اشتہار میں بشیر اول کو اس کی ذاتی خوبیوں کی بنا پر مصلح موعود لکھا بھی ہوتا۔ تو پھر بھی یہ امر قابل اعتراض نہ ہوتا۔ کیونکہ اجتہادی غلطی کا انبیاء سے بھی امکان ہے۔

اس کے بعد آپ حاشیہ میں فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے الہام میں کوئی غلطی نہیں۔ الہام میں دو لڑکوں کی پیش از وقوع خبر دی گئی تھی۔ اب سیاق کلام سے ظاہر ہے۔ کہ یہ دو لڑکے وُہی زیر بحث لڑکے بشیر اول متوفی اور مصلح موعود ہیں۔ جن کا ذکر پہلے چلا آرہا ہے۔ نہ کہ ان کے علاوہ کوئی تیسرا لڑکا۔ کیونکہ کوئی تیسرا لڑکا ان دو لڑکوں کے علاوہ اس پہلے زیر بحث ہی نہیں۔ مگر مصری صاحب ہیں۔ کہ آنکھیں بند کرکے وُہ اس جگہ کی محولہ عبارت میں محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی کو مصلح موعود کے لئے نہیں مانتے۔ بلکہ بشیر اول اور مصلح موعود محمود سے الگ ایک تیسرے محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی قرار دیتے ہیں۔ میں پچھلے مضامین میں متعدد دلائل سے یہ ثابت کر چکا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریروں میں ایک ہی محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی ہے۔ جسے آپ نے مصلح موعود کے لئے پیشگوئی قرار دیا ہے۔ لیکن اس جگہ میں سیاق کلام کو بطور دلیل پیش کرتا ہوں۔ کیونکہ سیاق کلام کا قرینہ کلام کے مفہوم کو واضح کرنے میں ایک نہایت روشن دلیل کا کام دیتا ہے۔ سیاق کلام سے ظاہر ہے کہ محولہ عبارت میں اشتہار ۲۰ فروری و اشتہار دہم جولائی کی بنا پر جن دو لڑکوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ وُہ بشیر اول متوفی اور محمود مصلح موعود ہی ہیں۔ کیونکہ یہی دو لڑکے اس سے قبل زیر بحث ہیں۔ مصلح موعود کے لئے ۹ سالہ میعاد کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے لیکھرام کی خیانت کو واضح کرنے کے لئے اشتہار ۸ اپریل کے حوالہ سے کر چکے ہیں۔ وہاں آپ نے نہ تو اس میعاد کی منسوخی کا کوئی اعلان فرمایا ہے۔ اور نہ یہ لکھا ہے۔ کہ وُہ میعاد بشیر اول کے متعلق ہی تھی۔

پس حضرت اقدس میعاد والی پیشگوئی کو پہلے کی طرح قائم رکھتے ہوئے زیر بحث عبارت میں بشیر اول کے ذکر کے بعد الہام دہم جولائی کے حوالہ سے محمود نامی لڑکے کے متعلق پیشگوئی کا ذکر فرما کر بڑی تحدی سے یہ اعلان فرماتے ہیں:۔

"وُہ (محمود) اگرچہ اب تک پیدا نہیں ہوا۔ مگر خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں۔ پر اس کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔"

اب سیاق کلام کو مدنظر رکھنے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس جگہ جس میعاد کا حضور اس محمود کی پیدائش کے لئے ذکر فرما رہے ہیں۔ وُہ بجز اس میعاد کے اور کوئی نہیں ہو سکتی۔ جس کا ذکر اس سے پہلے ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے حوالہ سے آپ ۹ سالہ میعاد کے الفاظ میں فرما چکے ہیں۔

ایک قوی قرینہ

اس امر پر ایک اور قوی قرینہ یہ ہے۔ کہ حضور فرماتے ہیں "نادان اس کے الہامات پر ہنستا ہے۔ اور احمق اس کی پاک باتوں پر ٹھٹھا لگاتا ہے" اب غور فرمائیے۔ نادان اس وقت کن الہامات پر ہنستا تھا۔ یقیناً انہی الہامات پر جو مصلح موعود کے لئے تھے اور کن باتوں پر ٹھٹھا لگاتا تھا۔ یقیناً خدا کی ان پاک باتوں پر ٹھٹھا لگاتا تھا۔ جن میں مصلح موعود کے متعلق پیشگوئی بیان کی گئی تھی۔ کیونکہ وُہ صرف اس پیشگوئی کو بشیر اول پر چسپاں کرکے اس کے فوت ہو جانے پر ان الہامات کی تضحیک کر رہا تھا۔ جو مصلح موعود والی پیشگوئی پر مشتمل تھے۔ پس نادان کے ٹھٹھا کا ذکر بھی اس امر پر قوی قرینہ ہے۔ کہ حضور اس جگہ اس سے قبل مصلح موعود محمود کے متعلق ہی پیشگوئی بیان فرما کر یہ لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ لڑکا خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اپنی میعاد کے اندر ضرور پیدا ہوگا۔ اور اس سے پہلے اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کے حوالہ سے حضور علیہ السلام ۹ سالہ میعاد کا ذکر خود کر چکے ہیں۔

پس یہ تحریر بھی اس امر پر نص قطعی ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بشیر اول کی وفات کے بعد بھی ۹ سالہ میعاد کو قائم رکھا ہے۔ اور مصلح موعود کی پیدائش کے خدا تعالیٰ کے وعدہ کے موافق اس میعاد کے اندر وقوع میں آنے کے یقینی طور پر نہ صرف خود منتظر تھے بلکہ لوگوں کو بھی اس کا انتظار دلاتے تھے۔ اور ایسے تحدی آمیز الفاظ میں کہ زمین و آسمان ٹل سکتے ہیں پر خدا کے وعدوں کا ٹلنا ممکن نہیں۔

نو سالہ میعاد کا صحیح مصداق

اب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض ایسی تحریرات درج کرتا ہوں۔ جن میں حضور نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو ہی نو سالہ میعاد کی پیشگوئی کا مصداق قرار دیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔ "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا۔ اور اس کا نام محمود رکھا جائے گا۔ اور اس پیشگوئی کی اشاعت کے لئے سبز ورق کے اشتہار شائع کئے گئے تھے۔ جو اب تک موجود ہیں۔ اور ہزاروں آدمیوں میں تقسیم ہوئے تھے۔ چنانچہ وہ لڑکا پیشگوئی کی میعاد میں پیدا ہوا۔ اور اب نویں سال میں ہے۔" (سراج منیر ص ۳۶)

پھر اسی صفحہ کے حاشیہ پر فرماتے ہیں۔ "ہاں سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونے کا وعدہ تھا۔ (مٹ و مدا پر ناقل) سو محمود پیدا ہو گیا۔"

پھر ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵ پر فرماتے ہیں "محمود جو میرا بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیشگوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے۔ جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا۔"

یہ حوالہ جات روز روشن کی طرح ثابت کر رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کو سبز اشتہار میں مذکور محمود نامی پیشگوئی کا مصداق تسلیم کیا ہے۔ اور خود اپنے قلم سے اس امر کا اعلان فرمایا ہے۔ اور چونکہ سبز اشتہار کے تینوں مقامات پر جس محمود نامی لڑکے کا ذکر ہے۔ وہ بجز مصلح موعود کے اور کوئی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ بات روز روشن کی طرح ظاہر ہو گئی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو ہی مصلح موعود سمجھا۔ اور اس پیشگوئی کے مصداق ہونے کا اعلان کیا جو مصلح موعود کے متعلق سبز اشتہار میں مذکور ہے۔

خاکسار قاضی محمد نذیر لائلپوری

اذکروا موتاکم بالخیر

حکیم عبد الخالق صاحب ڈیرہ غازیخاں کا انتقال

۲۴ رمضان ۱۳۵۸ھ مطابق ۷ نومبر ۱۹۳۹ء کو جناب حاجی حکیم عبد الخالق صاحب ڈیرہ غازی خاں میں فوت ہو گئے۔ حکیم صاحب موصوف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پرانے اور مخلص صحابی تھے۔ جماعت ڈیرہ غازی خاں کے روح رواں۔ عبادت گزار۔ ملنسار۔ تبلیغ کے لئے سرگرم احمدی تھے۔ قریباً دو برس گزرے جب انہیں اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرمائی۔ اس سفر کے بعد انہیں اسہال کا عارضہ ہو گیا۔ کبھی صحت ہو جاتی۔ اور کبھی پھر بیماری عود کر آتی۔ سوائے آخری ایک دو ماہ کے حکیم صاحب مرحوم جماعت کے کاموں میں پورے طور پر حصہ لیتے رہے۔

اوائل اگست ۱۹۳۹ء میں جب میں مقدمہ فسخ نکاح کے سلسلہ میں ڈیرہ غازی خاں گیا۔ تو حکیم صاحب کی گفتگو سے ظاہر ہوتا تھا۔ کہ وہ سفر آخرت کے لئے بالکل تیار بیٹھے ہیں۔ انہوں نے اپنی جائداد مناسب طریق پر اپنے رشتہ داروں میں تقسیم کرنے کا نیز مقبرہ بہشتی کے حصہ جائداد کی ادائیگی کا انتظام بھی سوچ رکھا تھا۔ ۱۴ اکتوبر کو انہوں نے اپنا آخری وقت قریب سمجھ کر اپنے لین دین وغیرہ کے بارے میں ایک آخری وصیت لکھ دی۔ اور اپنی نعش کے قادیان لے جائے جانے کا بھی پختہ انتظام کر دیا۔

اس دفعہ فسخ نکاح کے مقدمہ میں ۳۱ اکتوبر کو میں اور برادرم مولوی محمد نذیر صاحب ڈیرہ غازی خاں پہونچے۔ تو حکیم صاحب کی عیادت کے لئے گئے وہ چارپائی سے اٹھ نہ سکتے تھے۔ بہت کمزور ہو چکے تھے۔ اس وقت انہوں نے ملاقات پر خوشی کا اظہار کر کے ایسا طریق گفتگو اختیار کیا جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ ان کے نزدیک ان کی موت کا وقت آ پہونچا ہے۔ انہوں نے اسی دوران میں سلسلہ کے بہت سے بزرگوں کو اپنا سلام پہونچانے کے لئے کہا۔ دعا پر ان کو بہت یقین تھا۔ اس لئے اپنی کمزور حالت کے باوجود یقین رکھتے تھے کہ اللہ تعالیٰ سے کچھ بعید نہیں۔ کہ وہ مجھے صحت دے دے۔ جماعت کے دوست بھی ان کی نیکی اور تقوےٰ اور اخلاص کے ماتحت ان کے لئے دعائیں کرتے رہے۔

۳ نومبر کو انہوں نے ہمیں بلوایا۔ مقدمہ کے حالات سنے۔ اور اس امر پر بہت خوشی ظاہر کی۔ کہ اس طرح سے اس علاقہ میں تبلیغ ہو رہی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے دعائیں کرتے ہوئے کہنے لگے۔ کہ اے خدا تو نے خود مجھے بتایا تھا۔ کہ تیرا مسیح موعود سچا ہے۔ اور میں نے تیرے ہی ارشاد پر اس کی بیعت کی تھی۔ میں نے مقدور بھر اس کی اطاعت کی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ تو نے میرے اعمال کو قبول کیا ہے یا نہیں۔ اس وقت حاضرین پر بھی ایک خاص رقت طاری تھی ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ گویا وہ ہم سب کو الوداع کہہ رہے ہیں۔ آخر مشیت ایزدی کے مطابق وہ ۷ نومبر کو خالق حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص تصرف کے ماتحت ایسے سامان کر دیئے کہ ان کی نعش کو قادیان لایا جا سکا۔ ۸ نومبر کی صبح کو اہل حدیثوں کی مسجد واقع ڈیرہ غازیخاں میں میں نے احباب جماعت کے ساتھ جناب حکیم صاحب کا جنازہ پڑھایا بعض غیر احمدی بھی شامل ہوئے۔ اور نعش کو تابوت میں بند کر کے لاری پر رکھ کر قادیان روانہ کر دیا گیا۔ اور ۹ نومبر کو دوپہر کے قریب آپ بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئے۔

ڈیرہ غازی خاں کی جماعت کے لئے یہ ایک سخت صدمہ ہے۔ جملہ احباب جناب حکیم صاحب مرحوم کی بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ وہاں جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خاں کی ترقی کے لئے بھی دعا کریں۔

حکیم صاحب کی وفات کے موقعہ پر ان کے غیر احمدی رشتہ داروں نے جو شریفانہ اور ہمدردانہ رویہ اختیار کیا۔ اس کے لئے وہ شکریہ کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو جزا دے۔ حکیم صاحب کی دو بیویاں اور ایک لڑکی ہے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری قادیان

ترسیل چندہ جلسہ سالانہ میں تاخیر مناسب نہیں

جلسہ سالانہ بہت ہی قریب آ گیا ہے ابھی سامان جلسہ بہت سا خرید کرنا باقی ہے سامان اور دیگر انتظامات کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر روپیہ کی قلت کی وجہ سے اب سامان وغیرہ خریدا نہ جا سکا۔ تو پھر تنگ وقت میں سامان گراں ملنے کے علاوہ انتظامات جلسہ میں بھی سخت مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ اس لئے احباب اور عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس چندہ کو جلد سے جلد فراہم کر کے بھجوائیں۔

ناظر بیت المال قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

185
Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضلع بانکوڑا (بنگال) میں تبلیغی جلسے

۷ رمضان المبارک سے ۲۲ رمضان تک پندرہ دن خاکسار نے ضلع بانکوڑا کے چھ دیہات میں تبلیغی دورہ کیا۔ ستوناٹھی۔ نبوائی کندیشی۔ نارڑا۔ پونجڑ اکوئی۔ کرسی سنڈا۔ دو جلسے نارڑا میں کئے۔ جن میں قریباً سٹو کی حاضری ہوتی رہی۔ دو جلسے پونجڑ میں۔ جہاں پچاس تک حاضری تھی۔ دو جلسے کرسی سنڈا میں۔ جہاں ستر تک حاضری رہی۔ باقی تین مقامات پر اشتہار بانٹے۔ ایک بستی کے سردار نے معہ دیگر لوگوں کے میری اقتدار میں نماز جمعہ پڑھی۔ خطبہ میں تبلیغ کی گئی۔ پھر سردار صاحب نے بہت سے سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات دیئے گئے۔ اور اب وہ قادیان جلسے پر جانے کا ارادہ کر رہے ہیں۔ قریب قریب کے قریباً سٹو مسلمانوں کے دیہات میں کوئی پیر صوفی یا عالم نہیں۔ علم دین سے مسلمانوں کی اولاد بے بہرہ ہے۔ ان کو تعلیم کی طرف توجہ دلائی گئی۔ اس سفر میں مولوی محمد صاحب بی۔ اے پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بانکوڑا۔ اور ملک رحیم بخش صاحب اپنے اپنے گاؤں میں میرے ساتھ تبلیغ میں کوشاں رہے۔ اور جلسوں کا انتظام کیا۔ دو مقامات میں تیس تیس تک ہندو بھی جلسوں میں آئے۔ ان ایام میں کل تین سو اشتہارات بنگلہ زبان میں بانٹے۔ پچیس میل سفر پیدل کیا۔ اور سو میل ریل گاڑی میں۔

بہت قابل افسوس بات اس سفر میں یہ نظر آئی۔ کہ ایک بستی کی مسجد میں ایک مؤذن صرف اذان دے کر چلا جاتا۔ وہ نہ خود نماز پڑھتا۔ اور نہ کوئی دوسرا نماز پڑھنے آتا حالانکہ مسجد کے ملحق بہت سے مسلمان آباد ہیں۔ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدیٰ کی تصدیق اکثر مقامات میں نظر آئی۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّد الاسلام ؁

خاکسار قریشی محمد حنیف قمر
آنریری مبلغ از بانکوڑا

شاہان اسلام کی رواداریاں

ملک فضل حسین صاحب جماعت احمدیہ کے ان اہل قلم اصحاب میں سے ہیں۔ جن کی تالیفات ٹھوس معلومات پر مبنی ہوتی ہیں۔ اس کا ثبوت ان کی تالیف ہندو راج کے منصوبے اور چالیس دوسری کتابیں ہیں۔ اس قابل مؤلف نے گہرے مطالعہ اور محنت شاقہ کے بعد "شاہانِ اسلام کی رواداریاں" نام کتاب لکھی ہے۔ جو بغرض ریویو میرے سامنے ہے۔ اس تالیف میں اہل قلم ہندو اصحاب کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ شارع اسلام نے رواداری کی تعلیم دی۔ مسلمان سلاطین نے اس پر عمل کیا۔

چنانچہ ملک صاحب نے ہندوسنگٹھن کے ارباب حل و عقد کے مایہ ناز ہیرو سیواجی کی نسبت ہندو مصنفین کی تحریروں سے بتایا ہے۔ کہ سیواجی کو راجہ سیواجی مسلمانوں نے بنایا۔ اور یہ انہوں کا پیشوا بننا سلاطین اسلام کی عطوفت کا نتیجہ تھا۔ مسلمانوں نے اپنے ہم مذہبوں کو ناراض کر کے ہندوؤں کی دلداریاں کیں۔ مثلاً سیواجی کے والد شاہ جی اپنے بیٹے کو مخاطب کر کے کہتے ہیں "پیارے شوا! مسلمانوں کی خدمت کرنے کی بدولت ہی تمہارے آباؤ اجداد ایک پیادہ کی حیثیت

سے بلند ترین مقام تک پہونچے۔ اور یہ اعزاز حاصل کیا"۔ کتاب پڑھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ اور ہندوستان کے ہر اردو دان کو ملک میں آشتی و محبت پیدا کرنے کے لئے اسے پڑھنا چاہیئے۔ لکھائی چھپائی دیدہ زیب۔ قیمت ۸؍ صفحات ۱۶۸ امید ہے اس نادر کتاب کو ہر ہندوستانی وطن پرست خرید کر مؤلف و پبلشرز کی حوصلہ افزائی کرے گا۔

عبدالرحیم نیر سیکرٹری ترقی اسلام

ملنے کا پتہ:۔ دفتر ترقی اسلام نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک مبارک خواہش کو پورا کرنیکا تہیہ

جس وقت میں نے خدا تعالیٰ کا نام لے کر یہ مہم شروع کی تھی۔ اس وقت ریویو آف ریلیجنز اردو کے صرف دو سو خریدار تھے۔ مگر دوسری قسط جو الفضل میں شائع ہوئی آٹھ سو پینتالیس خریداروں پر مشتمل تھی۔ پھر تیسری قسط میں کل خریداروں کی میزان آٹھ سو اکاسی تک پہنچی تھی۔ میں چوتھی قسط شائع کرتا ہوں۔ اس وقت تک کل خریداروں کی میزان نوسو بیالیس تک پہونچ چکی ہے۔ الحمد للہ۔ فالحمد للہ

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کے پورا ہونے میں نو ہزار اٹھاون خریداروں کی کمی ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس چوتھی قسط کو ملاحظہ کرتے ہوئے احباب فوری توجہ فرمائیں گے۔ اور اپنے آقا اور مطاع حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش کو پورا کر کے آپ کے خاص ناصر اور مددگاروں میں شامل ہونے کا فخر حاصل کریں گے۔ اے اللہ میری آواز صدا بہ صحرا ثابت نہ ہو۔ بلکہ مخلصوں اور مومنوں کے دلوں میں اثر کرنے والی آواز ہو۔ اس رسالہ کی قیمت صرف تین روپیہ سالانہ ہے۔ اور آجکل مولوی علی محمد صاحب اجمیری کی زیر صدارت ظاہری اور باطنی خوبیوں سے مرصع ہو کر شائع ہو رہا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ کوئی گھر اس رسالہ سے خالی نہ رہے گا۔ اے میرے خدا ایسا ہی ہو آمین ثم آمین ؁

سید محمد اسحٰق

اعلان تقرر عہدہ داران مال برائے انجمن ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل احباب کو ذیل کی جماعتوں کے لئے عہدہ داران مال مقرر کیا گیا ہے مقامی جماعتیں ان کے ساتھ تعاون فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(۱) خانصاحب غلام سرور خانصاحب سیکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ لورخنگی صوبہ سرحد
(۲) منشی فضل محمد صاحب سیکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ چارسدہ صوبہ سرحد
(۳) چوہدری رحمۃ اللہ صاحب امین برائے جماعت احمدیہ چک $\frac{۱۶۲}{۶.R}$ ضلع بہاولنگر
(۴) بابو اللہ داد صاحب کلرک پوسٹ آفس سیکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ سکھر سندھ
(۵) میاں اللہ دتہ صاحب محاسب برائے جماعت احمدیہ نوشہرہ صوبہ سرحد
(۶) مولوی علی محمد صاحب سیکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ للیانی ضلع لاہور۔
(۷) خان عمرالدین خانصاحب ہیڈ کلرک پی۔ ڈبلیو۔ ڈی۔ سیکرٹری مال برائے جماعت احمدیہ بنوں ؁

ناظر بیت المال

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار سینٹ فلاور استعمال کیا کریں (مینیجر)

اہم ملکی حالات

مسٹر جناح کی براڈکاسٹ کی تقریر

مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ نے ۱۳ نومبر کو بمبئی ریڈیو سٹیشن سے ایک طویل تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں کہا۔ کہ مسلمانوں کو ضبط و نظم۔ رواداری اخوت اور آزادی کی بنیادوں پر ہندوستان میں ایک ایسی عظیم الشان عمارت تعمیر کرنی چاہیئے جس میں اس ملک میں رہنے والی تمام اقوام صلح و امن اور پیار و محبت کے ساتھ زندگی بسر کرسکیں۔ رمضان المبارک مسلمانوں کو یہی خوبیاں اپنے اندر پیدا کرنے کا سبق دیتا ہے۔ ہم متحدہ ہندوستان کے شاندار مستقبل کو روشن تر کرنے کے لئے ہر ممکن رواداری کا ثبوت دیں گے۔ اور اپنے حقوق کو تسلیم کرانے کے لئے کوئی ضد نہیں کریں گے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی یہی تعلیم ہے۔ کہ ہم انسانیت کے معیار کو بلند کرنے کے لئے کام کریں۔ اور اسلام نام ہی عمل۔ حرکت۔ رواداری۔ اخوت نظم و ضبط اور آزادی کا ہے۔ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا میں انسانیت کے معیار کو معراج کمال تک پہنچا دیا ہے۔ ہمیں اسلامی تعلیم کا مطالعہ نظر عمیق سے کرنا چاہیئے۔ آپ نے فلسفہ نماز بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ اس میں ہمیں اتحاد کا درس دیا گیا ہے۔ اور جمعہ و عیدین وغیرہ تقاریب کا مقصد بھی یہی ہے۔ اگر ہم اسلام کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لیں۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی رہنمائی منظور نہ کریں۔ تو چشم زدن میں سب مصائب کا خاتمہ ہوسکتا ہے مسلمان طبعاً روادار ہے۔ اور اپنے مطالبات اور حقوق منوانے کے لئے ضد کرنا نہیں جانتا۔ اور نہ ہی کسی اور کے حقوق پر غاصبانہ قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ وہ اپنے وطن کا مستقبل شاندار دیکھنے کا صمیم قلب سے متمنی ہے۔ اور اس کے لئے ہر ممکن قربانی کے واسطے آمادہ و تیار رہتا ہے۔

ہندوستان کا فرقہ وار مسئلہ اور سر سکندر حیات خان

لاہور میں ۹ نومبر کو پنجاب کے وزیر اعظم نے بعض اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کے دوران میں کہا۔ کہ میں کبھی مایوس نہیں ہوا۔ اور اس میں مجھے ذرہ بھر شبہ نہیں کہ کانگرس اور مسلم لیگ کے مابین گفت و شنید بہت جلد پھر شروع ہو جائے گی۔ آج دونوں فریق باہمی مصالحت کے لئے اس قدر تیار ہیں۔ کہ پہلے کبھی نہ ہوتے تھے۔ اس موضوع پر مبادلہ افکار کے لئے پنڈت نہرو اور مسٹر جناح عنقریب بمبئی میں ملیں گے اس تقریب پر میرا وہاں جانا کوئی ضروری نہیں۔ ہاں اگر میری خدمت کی ضرورت محسوس ہوئی۔ تو میں فوراً پہنچ جاؤں گا۔ جب تک ہم آپس میں فیصلہ نہ کریں۔ برطانیہ کے ہاتھ سے کوئی اختیار لینے کے قابل نہیں ہوسکتے۔ اور اگر ہم اپنے اختلافات دور کرسکیں۔ تو ڈومینین سٹیٹس دو ہفتہ کیا چند گھنٹوں میں حاصل ہوسکتا ہے میری رائے میں سب صوبوں میں اقلیتوں کی ایسی کمیٹیاں بنادی جائیں۔ جو اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے حکومت کے لئے بمنزلہ ایڈوائزری کمیٹیوں کے کام کریں اور حکومتیں ان کی سفارشات کو منظور کرنے پر آمادہ ہوں۔ تو اس سوال کے حل میں بہت مدد مل سکتی ہے۔ اور جہاں تک پنجاب کا تعلق ہے۔ وہ اس طریق سے اس سوال کو حل کرنے کے لئے تیار ہے۔ اگر پنجاب میں کامیابی ہو جائے۔ تو دوسرے صوبوں میں بھی بہت آسانی پیدا ہو جائے گی۔ لیکن اگر کبھی ایسا وقت آیا۔ کہ آل انڈیا لیڈر آپس میں کوئی فیصلہ نہ کرسکے۔ تو مجھے امید ہے۔ کہ کانگرس اور مسلم لیگ دونو پنجاب کو آزاد کردیں گی۔ کہ وہ اپنے طور پر اس کا حل کرے۔ اور دونو اداروں کے ہائی کمانڈ پھر اس معاملہ میں اس کی رہنمائی سے دست بردار ہو جائیں گے۔ دونو اداروں سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں میں یہ جذبہ شدت سے پیدا ہو رہا ہے۔ کہ اگر ہمارے بزرگ کوئی فیصلہ نہ کرسکیں۔ تو ہمیں خود میدان میں آکر اس سوال کو حل کرنا چاہیئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرقہ وار سمجھوتہ اور ہندو مہاسبھا

۹ نومبر کو لاہور میں ڈاکٹر مونجے نے ایک پریس انٹرویو میں کہا۔ کہ گول میز کانفرنس کے موقعہ پر جب گاندھی جی کی خوشامدوں کے باوجود مسلم لیڈر کسی سمجھوتہ پر رضامند نہ ہوئے۔ تو مجھے پنڈت مالویہ اور سر پرشوتم داس وغیرہ نے مجبور کیا۔ کہ فرقہ وار الجھن کے حل کے لئے گاندھی جی جو تجویز کریں۔ میں ہندو مہاسبھا کی طرف سے اسے مان لوں میں رضامند ہو گیا لیکن مسلم لیڈروں نے گاندھی جی کو ثالث ماننے سے ہی انکار کر دیا۔ کانگرس کی غلط اور مسلم نواز پالیسی کا یہ نتیجہ ہے۔ بیس سال قبل ہم جہاں کھڑے تھے آج بھی وہیں ہیں۔ بلکہ ان تمام کوششوں پر پانی پھر گیا ہے۔ جو اس عرصہ میں کی گئی تھیں۔ فیڈریشن کا تو ابھی وقت ہی نہ آیا تھا۔ صوبجاتی خود مختاری سے بھی ہم ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔ یعنی کانگرس نے اسے خود بخود چھوڑ دیا ہے۔ اب نیا کانسٹی ٹیوشن بنے گا۔ اس کے لئے بھی مسلمانوں کی رضامندی لازمی ہوگی۔ اور مسلمان کسی صورت میں بھی راضی نہیں ہوتے ان کے مطالبات بڑھتے ہی جاتے ہیں اور یہ کانگرس کی مسلم نواز پالیسی کا نتیجہ ہے۔ گو مسٹر جناح نے اب تک یہ کہا نہیں۔ لیکن وقت آنے پر وہ ضرور سنٹرل اسمبلی میں پچاس فیصدی نیابت کا مطالبہ کریں گے۔ اور در اصل یہی بات منوانے کے لئے سب کچھ کر رہے ہیں۔ اس صورت حالات کا واحد علاج یہی ہے کہ کانگرس کے موجودہ لیڈر بیس سال کے لئے ملک کے پالیٹکس سے کنارہ کش ہو جائیں۔ ملک کی حالت پر رحم کریں۔ اور اب سیاسی رہنمائی ہندو لیڈروں کو سونپ دیں۔ اور اگر وہ ایسا نہ کریں۔ تو ہندو پبلک کو کانگرس سے بالکل الگ ہو جانا چاہیئے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ کانگرس مسٹر جناح کے تمام مطالبات تسلیم کر لیگی۔ اور اگر اس نے ایسا کیا۔ تو ہندو سبھا ضرور اس کی مخالفت کرے گی۔

کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہونے کے بعد

کانگرسی وزارتوں کے مستعفی ہونے کے بعد انڈیا ایکٹ کی دفعہ ۹۳ کے رو سے جن صوبوں کے گورنروں نے اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔ اب اس ایکٹ کے رو سے وہ نظم و نسق کے سلسلہ میں براہ راست گورنمنٹ برطانیہ کے سامنے جوابدہ ہیں چنانچہ اب یہ کیفیت ہے کہ ان تمام صوبوں سے ہفتہ وار رپورٹیں دلی پہنچتی ہیں۔ جہاں سے لندن بھیجی جاتی ہیں۔ اور اسی پیدا شدہ صورت حالات کا نتیجہ ہے۔ کہ سر سٹوارٹ کو دوبارہ نائب وزیر ہند کے عہدہ پر مامور کیا گیا ہے۔ لیکن یہ صورت بھی زیادہ سے زیادہ چھ ماہ تک قائم رہ سکتی ہے۔ اس سے زیادہ عرصہ کے لئے نہیں۔ اس لئے وائسرائے ہند معاملات کو سلجھانے کے فرض سے غافل نہیں ہیں۔ اور سمجھوتہ کی کوششوں کو دوبارہ شروع کرنے کے لئے بہتر حالات کے پیدا ہونے کے منتظر ہیں۔ اگزیکٹو کونسل کے سابق لاء ممبر سر این۔ این سرکار آج کل آپ کے مہمان ہیں۔ اور اسی مشورہ کے لئے بلائے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے گاندھی جی کے میزبان اور کانگرس کے بہت بڑے سپورٹر مسٹر برلا اور سنٹرل اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کے سکرٹری سر ضیاء الدین احمد صاحب سے بھی ملاقات کی ہے۔ سرکاری حلقوں میں کانگرس ہائی کمانڈ کے اجلاس کے فیصلوں کا جو ۱۹ نومبر کو وارد ہا میں منعقد ہو رہا ہے۔ نہایت بے تابی سے انتظار کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بھی خبر ہے کہ وائسرائے اس کوشش میں ہیں۔ کہ پبلک لیڈروں میں سے بعض کو اپنی اگزیکٹو کونسل میں لے لیں۔ لیکن اس ضمن میں بھی یہ مشکل ہے کہ کانگرس غالباً اس سے مطمئن نہیں ہوگی بیان کیا جاتا ہے کہ گاندھی جی نے عند الملاقات صاف طور پر وائسرائے سے کہہ دیا تھا۔ کہ جب تک کانگرس کے مطالبات تسلیم نہیں کئے جاتے۔ ان باتوں کا اسکے رویہ پر کوئی اچھا اثر نہیں ہوسکتا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم غیر ملکی واقعات

تجویز صلح کا جواب برطانیہ اور فرانس کی طرف سے

لنڈن سے ۱۲۔ نومبر کی خبر ہے۔ کہ شاہ بلجیم اور ملکہ ہالینڈ نے صلح کے لئے جو اپیل کی تھی۔ اس کا جواب ملک معظم کی طرف سے ایک نوٹ کی صورت میں دیا گیا ہے۔ اس میں لکھا ہے۔ کہ برطانیہ آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ جنوبی افریقہ اور کینیڈا کی حکومتوں نے اس اپیل پر غور کیا ہے۔ ۲۳۔ اگست کو بھی بلجیم اور ہالینڈ کے حکمرانوں نے صلح کے لئے ایک اپیل کی تھی۔ جسے جرمنی نے منظور نہیں کیا تھا۔ حالانکہ فرانس اور برطانیہ کی حکومتوں نے اس کا ہمدردانہ جواب دیا تھا۔ ہم باعزت اور منصفانہ سمجھوتہ کے لئے اب بھی بالکل تیار ہیں۔ اور اس کے لئے اپنی طرف سے شرائط کا اعلان کئی بار کر چکے ہیں۔ برطانوی حکومت نے تو بالکل مجبور ہو کر جنگ میں شرکت کی۔ اور جنگ سے ہمارا مقصد صرف یہ ہے۔ کہ جرمنی کے جارحانہ حملوں سے یورپ کو مستقل طور پر محفوظ کر دیا جائے اور مستقل امن قائم کیا جائے۔ لیکن اگر اب بھی جرمنی نے ہالینڈ اور بلجیم کی حکومتوں کی وساطت سے صلح کی شرائط پیش کیں۔ تو میری گورنمنٹ ان پر نہایت ہمدردی کے ساتھ غور کرے گی۔

پیرس کی خبر ہے۔ کہ وہاں بھی آج صدر جمہوریہ فرانس کی طرف سے ایک نوٹ شائع کیا گیا ہے جس میں لکھا ہے۔ کہ فرنچ گورنمنٹ یورپ میں قیام امن کی ادنیٰ سے ادنیٰ کوشش کا بھی خیر مقدم کرتی ہے۔ جرمنی نے گذشتہ دو سال کے اندر تین اقوام کی آزادی سلب کر لی۔ اس لئے ہم نے فیصلہ کیا۔ کہ آئندہ ایسے امکانات کا سدباب کیا جائے۔ اب صلح کی صورت یہی ہے۔ کہ چیکوسلواکیہ۔ آسٹریا اور پولینڈ کی سلب شدہ آزادی بحال کی جائے۔ موجودہ حالات میں تبدیلی کی بنیاد اگر ناانصافی پر رکھی گئی۔ تو اس میں کامیابی نہیں ہو سکے گی۔ اور اگر اس کے نتیجہ میں کوئی سمجھوتہ ہو بھی گیا۔ تو وہ عارضی ہوگا۔ جس کے ٹوٹ جانے کے امکانات ہر وقت موجود رہیں گے۔ اور یہ کام اب جرمنی کا ہے۔ کہ وہ اعلان کرے۔ کہ وہ ان لائنوں پر صلح کے لئے تیار ہے۔ یا نہیں۔ فرانس کی طرف سے ایسے اعلان کے کوئی معنے نہیں۔

برسلز سے ۱۲۔ نومبر کی اطلاع ہے کہ جرمن سفیر نے بھی آج اس اپیل کا جواب دے دیا۔ جس میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جرمن گورنمنٹ تجویز صلح پر غور کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ اور عنقریب سرکاری طور پر اپنی تجاویز کا اعلان کر دے گی۔ ایمسٹرڈم کے سفیر نے بھی ہالینڈ کی حکومت کو یہی جواب دیا ہے۔

ملکہ معظمہ کا پیغام برٹش ایمپائر کی عورتوں کے نام

لنڈن سے ۱۱۔ نومبر کی خبر ہے کہ یوم صلح کی تقریب پر ملکہ معظمہ نے برٹش ایمپائر کی عورتوں کے نام ایک تقریر براڈکاسٹ کی۔ جس میں کہا۔ کہ جنگ کے سلسلہ میں ایمپائر نے جس تعاون کا ثبوت دیا ہے۔ اس کے لئے میں شکر گذار ہوں۔ اس نازک موقعہ پر عورتوں کی بے غرضانہ خدمات میرے نزدیک بالخصوص قابل صد تحسین ہیں۔ اور یہ امر موجب اطمینان ہے۔ کہ جنگ سے متعلقہ سرگرمیوں کے ہر شعبہ میں عورتیں کام کر رہی ہیں۔ جن بہنوں کے خاوند یا بچے جنگی خدمات کی وجہ سے ان سے جدا کئے جا چکے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہئے۔ کہ اگر جنگ اسی طرح جاری رہی۔ تو مجھے اور ملک معظم کو بھی اپنے بچوں سے جدا ہونا پڑے گا۔ اور ہمیں بھی اسی طرح یہ دکھ اٹھانا پڑیگا جو آج ہماری بہنیں اٹھا رہی ہیں۔ یہ جنگ ایسی ہے۔ کہ ہر ایک کو اس میں کچھ نہ کچھ کام ضرور کرنا چاہئے۔ کیونکہ اس میں اتحادیوں کی کامیابی پر ہی دنیا کے آئندہ امن وامان کا انحصار ہے ہمیں اپنا فرض ادا کرنا چاہئے۔ اور خدا تعالےٰ پر بھروسہ رکھتے ہوئے فتح وشکست کا فیصلہ اسی قادر مطلق پر چھوڑ دینا چاہئے۔ آخر میں میں دعا کرتی ہوں۔ کہ اللہ تعالےٰ اس نازک موقعہ پر ہماری رہنمائی کرے۔ جو لوگ اس وقت جنگی خدمات میں مصروف ہیں۔ اور ثابت قدمی سے کام لے رہے ہیں۔ میں انہیں امید اور حوصلہ کا پیغام دیتی ہوں۔

برطانیہ کے خلاف ہٹلر کی شعلہ فشانی

میونخ سے ۹۔ نومبر کی خبر ہے کہ ایک سرکاری تقریب پر ہٹلر کل یہاں آیا۔ اور ایک زوردار تقریر کی جس میں کہا۔ کہ میں نے مارشل گوئرنگ کو پانچسالہ جنگ کی تیاری کرنے کے لئے ہدایات دے دی ہیں۔ برطانیہ نے گذشتہ جنگ کے اختتام پر جو وعدے کئے تھے۔ ان سب کو توڑ دیا ہے۔ جرمنی اپنے وعدے پر قائم رہا۔ اور اس نے اپنے آپ کو غیر مسلح کر لیا۔ لیکن پھر بھی ہمارے ساتھ دھوکا کیا گیا۔ آج برطانوی وزراء کہتے ہیں۔ کہ وہ سمجھوتہ کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ جرمنی پر اعتبار کیا جا سکے۔ اور یہی الفاظ میں جرمنی کی طرف سے کہتا ہوں۔ آج جرمنی زبردست طاقت کا مالک ہے۔ اور عوام کو حکومت سے اس قدر ہمدردی ہے۔ کہ تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ اس جنگ میں کامیابی جرمنی کے لئے مخصوص ہو چکی ہے۔ اگر برطانیہ ہندوستان کو آزاد کر دے۔ تو جرمنی آج اس کے سامنے جھکنے کے لئے تیار ہے۔ ہم برطانیہ کو ایسے سخت الفاظ میں جواب دیں گے۔ کہ وہ ہمیشہ یاد رکھے گا۔ وہ صرف اس لئے ہم سے لڑ رہا ہے۔ کہ اسے نازی ازم سے نفرت ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہئے۔ کہ آج اس کے مقابلہ میں گذشتہ جنگ عظیم سے بالکل مختلف جرمنی ہے۔ اب ہمارا محاذ صرف ایک ہی ہے۔ ہماری طاقت کو پٹرول کی کمی کا کوئی خدشہ نہیں۔ اور نہ ہی دوسرے سامان کے فقدان کا اندیشہ ہے۔ ہم لڑیں گے۔ اور اپنے مخالفوں کو بتا دیں گے۔ کہ اگر آٹھ کروڑ باشندے ایک عہد پر کاربند ہو جائیں گے۔ اور ایک لیڈر کے ماتحت ہو کر جدوجہد کو جاری رکھیں۔ تو وہ کیا کر سکتے ہیں۔ پانچسالہ جنگ کی طیاری کے یہ معنے نہیں۔ کہ جنگ ضرور اتنا عرصہ جاری رہے گی۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ ہم کسی مرحلہ پر بھی ہتھیار نہیں ڈالیں گے۔ ۱۹۱۴ء میں جرمنی کی حکومت بہت کمزور تھی۔ اس لئے اسے شکست ہوئی۔ مگر آج یہ حالت نہیں۔

ہٹلر کو ہلاک کرنے کی ناکام کوشش

میونخ سے ۹۔ نومبر کی ہی خبر ہے۔ کہ اس تقریب کے موقعہ پر ہٹلر کو ہلاک کرنے کی زبردست سازش کی گئی تھی۔ اور اس پلیٹ فارم کے نیچے جس پر اس نے تقریر کرنی تھی۔ وقت مقررہ پر پھٹنے والا بم رکھ دیا گیا تھا۔ لیکن اتفاق کی بات ہے۔ کہ ہٹلر نے غیر متوقع طور پر تقریر پہلے ختم کر دی۔ اور وہاں سے چلا گیا۔ اس کے چلے جانے کے آٹھ دس منٹ ہی بعد وہ خوفناک بم پھٹا۔ اور وہ کمرہ ہی اڑ گیا۔ اور ساتھ ہی سات آدمی ہلاک ہو گئے۔ ہلاک ہونے والوں میں ہٹلر کا ایک لفٹیننٹ ہر ہیس بھی شامل ہے۔ جسے ہٹلر نے گوئرنگ کے بعد اپنا جانشین نامزد کیا تھا۔ جن لوگوں نے اس سازش میں حصہ لیا ہے۔ ان کی گرفتاری کے لئے بھاری انعامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ مگر فرانسیسی اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ یہ عمداً اس لئے کیا گیا ہے۔ تا عوام میں ہٹلر کی ذات سے عقیدت اور وابستگی پیدا کی جا سکے۔ نیز یہ بھی کہ اشتراکی جرمن لیڈروں کو گرفتار کرنے کے لئے ایک وجہ جواز پیدا کی جا سکے۔ ایک جرمن نیوز ایجنسی نے ہر ہیس کی ہلاکت کی خبر کو غلط قرار دیا ہے۔

برلن سے ۱۳۔ نومبر کی خبر ہے۔ کہ اس حملہ کے سلسلہ میں گرفتاریوں کی تعداد روزافزوں ہے۔ خفیہ پولیس نہایت اہتمام کے ساتھ یہودیوں اور کیتھولک عیسائیوں کو گرفتار کر رہی ہے۔ بلکہ ان نازیوں کی بھی نگرانی کی جا رہی ہے جن کے اخلاص میں شبہ ہے ۱۹۳۴ء میں بہت سے نازیوں کو پارٹی سے غداری کے الزام میں سزائے قتل دی گئی تھی۔ اور اب بھی لیڈروں کا خیال ہے۔ کہ وہی دور لوٹ آیا ہے خفیہ پولیس اس معاملہ میں بہت حیران اور سرگردان ہے۔ اور اسوقت تک سراغ لگانے میں وہ کامیاب نہیں ہو سکی۔ بہرحال ایسے واقعات سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے۔ کہ جرمنی میں ہٹلر کی مخالفت ضرور موجود ہے۔ اور اس کا اثر اتنا نہیں جتنا نازی ظاہر کرتے ہیں۔